لائحہ عمل برائے مجاہدینِ تحریک طالبان پاکستان

UMAR MEDIA

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا

تحریک طالبان پاکستان

لائحہ عمل

تاریخ الإجراء: شعبان المعظّم 1443ھ ق

فہرست

دیباچہ

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، وعلی آلہ وأصحابہ ومن والاہ۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: [یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ] وقال تعالیٰ: [اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا] (النساء: ۵۸–۵۹)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عبادت اور بندگی کے لئے جن و انس کو پیدا فرمایا اور اس کائنات میں انہیں بسایا اور اُن کے لئے کائنات کی تمام چیزوں کو مسخر کیا، تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی کے ایام بسہولت گزار سکیں۔ جن وانس کی پیدائش کا بنیادی مقصد اللہ تعالی نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا: [وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ]

ترجمہ: میں نے جن وانس کو اسی واسطے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔(الذاریات:56)

اللہ تعالی نے انسان کو ایک مکمل ضابطۂ حیات عطا فرمایا،ایسے اُصول وضوابط اور قوانین عطا فرمائے کہ انسان کے دینی اور دنیاوی پہلوؤں کو محیط ہیں۔

چونکہ تحریک طالبان پاکستان کا مقصد مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ضابطۂ حیات کو نافذ کرنا اور مسلمانوں کے دین ودنیا پرحملہ آور دُشمن سے شریعتِ اسلامی کی روشنی میں دفاع کرنا ہے، اس لئے لازمی طور پر تحریک طالبان پاکستان کا ڈھانچہ اسلامی ہونا چاہیے، اور تحریک کا ہر کارکن مسلمان ہونے اور پھر تحریک کا حصہ ہونے کی وجہ سے اس بات کا پابند ہے

کہ اس کا کردار، گفتار، رہن سہن اور اس کی جدوجہد اسلامی اُصول وضوابط کے تحت ہو۔ تحریک طالبان پاکستان کے بڑوں نے اسلام کے بنیادی اُصول سامنے رکھ کر شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں تحریک کا قبلہ درست رکھنے کی سعی کی ہے، تحریک کی منزل کی نشاندہی کی ہے،کیونکہ متعین راہ کے مسافر بھٹکنے سے بچ جاتے ہیں،کیونکہ جس تحریک کی سمتِ سفر متعین نہ ہو وہ راستے ہی میں انتشار کا شکار ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے اور سیدھی راہ سے بھٹک جاتی ہے۔

تحریک طالبان پاکستان کے ہر رکن پر لازم ہے کہ وہ مرتب کردہ اُصول کاپابند ہو، کیونکہ اُصول وضوابط کی خلاف ورزی تحریکات اور تنظیموں کی تباہی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلاف ورزی کی صورت میں ایک تو جماعت میں تفرقہ اور انتشار پیدا ہوتا ہے، جس کا لازمی نتیجہ شکست ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں: [وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ]

ترجمہ: اور آپس میں نہ جھگڑو، پس نامرد ہوجاؤگے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔ (الأنفال: 46)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔

ترجمہ: جماعت رحمت ہے اور اختلاف عذاب ہے۔(طبرانی،حدیث: 84)

اور دوسری طرف شریعت مطہرہ کے دائرے میں منظور کردہ اُصول کی حیثیت اُس عہد ومیثاق کی ہوتی ہے جس کی پابندی فرض وواجب ہے اور عہد وپیمان کی خلاف ورزی دنیا وآخرت میں ذلت ورُسوائی اور شکست پر منتج ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کی ذلت ورُسوائی اور خلافتِ ارضی سے محرومی کےجو اسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں ایک بڑا سبب نقض العہود ہے۔ طبرانی میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نےفرمایا: خَمْسٌ بِخَمْسٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا خَمْسٌ بِخَمْسٍ؟ قَالَ: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ۔

ترجمہ: پانچ کے بدلے پانچ ہیں،صحابہ نے عرض کیا: پانچ کے بدلے پانچ کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم نے عہد کونہیں توڑا مگر اُن پر اُن کا دشمن مسلط کیا گیا۔

اسی طرح اس لائحے کی حیثیت تحکیم کی ہے اور تحکیم پر عمل کرنا شرعاًلازم ہے، بشرطیکہ شریعت کے کسی حکم کے مخالف نہ ہو۔ لہٰذا ہر اُس شخص کے لئے جو تحریک کے رکن ہونے کا دعویدار ہو یہ اُصول واجب العمل ہیں اور ان کی خلاف ورزی دنیا وآخرت میں ذلت ورسوائی کا سبب ہے۔
رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

على المرء المسلم السمع والطاعة فی ما أحب وكره إلا أن يؤمر بمعصية، فإن أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة۔ (رواه الشيخان عن ابن عمر)

مسلمان شخص پر امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، سوائے اس کے کہ اسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے پس اگر اسے معصیت ونافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ اس کی بات سننا لازم ہے اور نہ اطاعت۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا وہ عظیم الشان عبادت اور عظیم الشان فریضہ ہے کہ جس کے ادا کرنے سے امت مسلمہ کو عزت حاصل ہوتی ہے اور اللہ کا کلمہ بلند ہوتا ہے۔ جہاد مسلمانوں کی کامیابی اور عظمت کا وہ بنیادی ذریعہ ہے جس کی برکت سے امت مسلمہ کے عروج اور سعادت کا جھنڈا بلند ہوتا ہے۔ جن قوموں نے جہاد کیا ہے وہ خود مختاری اور آزادی کی نعمت سے بہرور ہو چکی ہیں اور ان کے بالمقابل جن اقوام نے جہاد کا مبارک عمل چھوڑ کر اسلحہ رکھ دیا ہے انہوں نے غلامی اور اسارت کی زنجیروں کو اپنی گردن میں ڈالنے کے سوا کچھ بھی نہیں پایا ہے۔

اب جب کہ مجاہدین اسلام اپنی مسلمان قوم اور امت مسلمہ کی سربلندی کے لیے اپنا مقدس خون پیش کرتے ہیں، بہت زیادہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک واضح جہادی طرز عمل کے تناظر میں جہادی امور کی تنظیم اور ترتیب کے حوالے سے مجاہدین کے لئے ادارتی، تربیتی، تعلیمی، حقوقی اور اخلاقی ہدایات پر مشتمل ایک لائحہ ہو اور اس کی شرعی دفعات کی روشنی میں مجاہدین اسلام کے لیے ممکن ہو جائے کہ وہ اپنے شرعی اہداف کو زیادہ سے زیادہ مشخص کر سکیں اور دشمنانِ اسلام

اور ان کے معاونین کے کوائف کو بھی واضح کریں اور بعض اُن ابہامات اور شبہات کے لیے بھی حل وفصل کا ایک راستہ مل جائے جن سے مجاہدینِ اسلام اپنے ماحول میں سامنا کرتے ہیں۔ اور الٰہی ہدایات کے مطابق ایسے لوگوں کو ذمہ داری دی جائے جو کہ تقویٰ اور شجاعت اور ایسی تدبیر کے حامل ہوں جو کہ اپنی ذمہ داریاں بھی اچھے طریقے سے نبھائیں اور دشمنانِ اسلام کی سازشوں کو بھی بر وقت ناکام بنائیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کی توفیق سے جہادی قیادت اس میں کامیاب ہوئی کہ وقت کے اس اہم مطالبہ کو جیّد علماء کرام اور اہل خبرہ حضرات کے تعاون سے شریعت محمدی (علی صاحبھا الصلاۃ والسلام) کی روشنی میں اس لائحہ عمل کو (جو کہ ۱۷ فصلوں اور ۱۲۴ دفعات پر مشتمل ہے) ترتیب دیں۔

تحریک طالبان پاکستان کے تمام عسکری اور ادارتی مسئولین اور عام مجاہدین مکلف ہیں کہ وہ جہادی امور میں اس لائحہ کی دفعات کی پابندی کریں اور اس کے اصول کی روشنی میں اپنے روز مرہ جہادی امور کو نمٹائیں۔

تمهید

الف) لائحہ میں جب امیر اور معاون کا تذکرہ ہو تو اس سے مراد تحریک طالبان پاکستان کا امیر اور اس کا معاون ہوگا۔

ب) لائحہ میں جب بھی کسی سے ضمانت لینے کا تذکرہ ہو جائے تو ذکر شدہ تضمین صرف غیر منقولہ ملکیت اور اشخاص کی ضمانت تک محدود ومنحصر ہے، نقد پیسوں اور منقولہ اموال کی تضمین مراد نہیں۔

فصلِ اول

مخالفین کے تسلیم ہونے اور ان کو دعوت دینے سے متعلق

۱) ہر مجاہد والی کی اجازت سے پاکستان کے غیر شرعی اور فاسد نظام میں کام کرنے والوں کو دعوت دے سکتا ہے، تاکہ وہ اس غیر شرعی حکومت میں کام کرنا چھوڑ دیں، اور اس سے مقاطعہ کریں۔

۲) اگر کوئی اس غیر شرعی حکومت سے کسی کی دعوت کی وجہ سے یا اپنے ایمان کی وجہ سے نکل آئے اور اس میں کام کرنا چھوڑ دے، اگر عام آدمی ہو تو اس کو ولسوال اجازت نامہ دے گا اور اگر مشہور شخص ہو یا اس نے مسلمانوں کو زیادہ نقصان اور ضرر پہنچایا ہو پھر ولسوال والی صاحب کی اجازت سے اجازت نامہ دے گا اور ضرور بالضرور مجاہدین کو اس اجازت نامے کی اطلاع دے گا۔ اس کے بعد اگر کوئی مجاہد اس شخص کو قتل کرے یا اس کو کوئی نقصان پہنچائے تو اس مجاہد کو

شرعی اصول کے تحت سزا دی جائے گی۔

۳) اگر کوئی شخص تسلیم ہونے کے بعد اپنے عہود پر وفا نہ کرے اور کھل کر غدر کرے تو موصوف سے کیا ہوا عہد لغو (ختم) ہے اور دوسری مرتبہ تسلیم ہونے کی صورت میں اگر مسئولین مطمئن نہ ہوں تو اس سے ضمانت لیں۔

۴) موجود غیر شرعی اور فاسد حکومت سے مربوط کوئی شخص اگر مسلمانوں کے قتل میں ملوث ہو اور مسلمان اس سے نفرت کرتے ہوں اور وہ غیر شرعی فاسد حکومت کی صفوں سے نکلنا چاہے، تو مسئولین ایسے شخص سے واپس نہ جانے کی اور کسی کو نقصان نہ پہنچانے کی ضمانت لیں، موصوف عام زندگی گزارے، لیکن پھر بھی ولسوال مکلف ہے کہ کامل اطمینان تک موصوف کی پوری نگرانی اور تعاقب کرے۔ البتہ اگر کوئی خاص کارنامہ سرانجام دے، مثلا کوئی بڑے شخص کو قتل کرے یا اسے زندہ مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار کروانے کے لیے راہ ہموار کرے تو اس کی مزید کے لیے مجاہدین اس شخص کا تعارف قیادت سے کرائیں۔

۵) جو شخص موجود غیر شرعی اور فاسد حکومت سے نکل آئے اور مجاہدین اسلام کے سامنے تسلیم ہو جائے تو مجاہدین اس کو اپنی صفوں میں اُس وقت تک جگہ نہ دیں جب تک انہیں کامل اطمینان حاصل نہ ہو۔ اطمینان حاصل کرنے کے بعد اگر جگہ دینی ہو تو ولایت کے والی صاحب سے اجازت لینی ہوگی۔

٦) جانبِ مخالف کا کوئی مسلح شخص اگر اپنے لشکر سے جدا ہو جائے اور ایسی جگہ آجائے کہ وہاں سے اپنا دفاع نہیں کر سکتا ہو اور اس کی ظاہری حالت سے بھی معلوم ہوتا ہو کہ مذکورہ شخص مجاہدین کو تسلیم ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو جب تک یہ یقینی نہ ہو جائے کہ موصوف تسلیم ہونے کی بجائے حملہ اور چال وفریب کا ارادہ رکھتا ہے تو موصوف کو قتل کرنا جائز نہیں۔

۷) اگر جانبِ مخالف کا کوئی شخص کسی مجاہد سے مطالبہ کرے کہ میں مجاہدینِ اسلام کے لیے

مخالف صف میں کام کروں گا لیکن آپ اور آپ کی دلگی کے مجاہدین مجھے نقصان نہ پہنچائیں تو ارتباط کی صورت میں مجاہدین کو صرف خاص امن دینے کی اجازت ہے، عمومی امن نہ دیں اور پھر ارتباط کی صورت میں مجاہدین ولسوال سے اجازت لیں گے اور ولسوال والی سے اجازت لینے پر مکلف ہے۔ اس امن دینے والے شخص /دلگی کے علاوہ دیگر مجاہدین موصوف کو نقصان پہنچانے یا قتل کرنے کی صورت میں کچھ بھی مسئولیت نہیں رکھتے اور نہ ہی جواب دِہ ہوں گے، کیونکہ موصوف کو خصوصی امن دیا گیا تھا۔

۸) جو لوگ مجاہدین کے ساتھ کام کرنے کے بعد فوج کے سامنے تسلیم ہو چکے ہوں، اگر واپس مجاہدین کے یہاں آنا چاہیں تو انہیں مجاہدین کا اعتماد بحال کرنا ہوگا۔ اور اگر خاموش بیٹھنا چاہیں تو مجاہدین بھی انہیں کچھ نہ کہیں۔ اور اگر حکومت کے ساتھ مل کر مجاہدین کے خلاف کارروائی کریں تو فوج کی طرح وہ بھی مجاہدین کے دشمن سمجھے جائیں۔

۹) جو آدمی تسلیم ہو کر توبہ تائب ہو جائے، اگر اپنے اقتدار کے وقت (یعنی دشمن کے ساتھ کام کرنے کے وقت) کسی کی جان یا مال کو نقصان پہنچایا ہو، اب یہی شخص اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے مکلف ہے کہ حق دار کو اپنا حق دے، اگر نہیں دیتا تو گناہ گار ہے، البتہ عدالت یا کوئی اور شخص اس سے ان جرائم کا تاوان نہیں لے سکتا، اور نہ سزا دے سکتا ہے، البتہ اگر اقتدار کے وقت کسی کا مال چھینا ہو اور اب وہ مال بعینہٖ موجود ہو تو مال کا اصل مالک اس سے اپنا مال لے سکتا ہے اور اگر بعینہٖ وہ مال موجود نہ ہو تو بزور اس سے اپنا تاوان نہیں لے سکتا، البتہ اگر اقتدار کے وقت کسی سے قرض یا خرید وفروخت کا کوئی معاملہ برضا کیا ہو اور اس پر کچھ باقی ہو تو اس سے اس کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر عدالت اس کو دیگر شخصی معاملات میں طلب کرے تو مذکورہ شخص عدالت میں حاضری دے گا۔ البتہ اگر ڈاکوؤں کے کسی گروہ نے یا کسی قبیلے نے دوسرے قبیلے کے گاؤں، گھر، دُکان اور گاڑی وغیرہ پر حملہ کیا اور قتل کے مرتکب

ہوئے یا مال لے گئے تو ان صورتوں میں قضاءً ودیانتاً ضمان (تاوان) ہے۔ (الہدایہ جلد دوم، صفحہ: 34، فتح القدیر جلد: 5، صفحہ: 34، عالمگیریہ، جلد: 2، ص: 284)

فصلِ دوم
قیدیوں کے بارے میں

۱۰) اگر کوئی دشمن گرفتار ہو جائے تو فوراً والی صاحب کے حوالے کیا جائے گا، حوالہ کرنے کے بعد والی صاحب کا اختیار ہے کہ اس قیدی کی حفاظت کی ذمہ داری گرفتار کرنے والے مجاہدین کو دیں یا کسی اور کو۔

۱۱) غیر شرعی، فاسد اور غلام انتظامیہ کےاہلکار (فوجی، پولیس یا دیگر سیکیورٹی اداروں کے اہلکار) گرفتار ہو جائیں تو ان کو اسیروں کے تبادلے میں رہا کرنا، احساناً یا مضبوط ضمانت کے بعد رہا کرنا وزارتِ دفاع کے اختیار میں ہے۔ قتل کرنے کا اختیار صرف اور صرف امیر، معاون اور مربوطہ قاضی کو ہے، کسی اور کو تصرف کا حق نہیں۔ اگر کسی ولایت میں قاضی کی تقرری نہ ہوئی ہو تو قتل اور تعزیر کی صورت میں قضاء وزارتِ دفاع کے سپرد ہے۔ حکومت سے فدیہ کے بدلے اگر اُن کو رہا کرنا ہو تو پھر اُنہیں اقتصادی کمیسیون کے حوالہ کیا جائے گا۔

۱۲) وہ ٹھیکیدار جو کہ غیر شرعی انتظامیہ کو تیل اور دیگر وسائل ومواد منتقل کرتے ہوں، ان کا اکمال کرتے ہوں یا ان کے لیے عسکری مراکز بناتے ہوں اس طرح فوجی عسکری کمپنیوں کے چھوٹے اور بڑے اہلکار اور ترجمان اور دشمن کے لیے اکمالات کرنے والے ڈرائیور اگر گرفتار ہو جائیں تو ان کو قضاء میں پیش کیا جائے گا۔

۱۳) اگر مجاہدین قیدی پکڑ لیں اور انہیں مراکز تک پہنچانے کے دوران ایسے خطرات سامنے آئیں

کہ ان کو محفوظ پناہ گاہوں تک پہنچانا مشکل ہو، تو اگر وہ مسلح لوگ ہوں اور جنگ میں گرفتار ہوئے ہوں یا حکومتی اہلکار ہوں تو اُنہیں موجود مجاہدین قتل کر سکتے ہیں اور اگر مشکوک قیدی ہوں کہ ان کی پہچان نہ ہوئی ہو یا حقوقی موضوعات میں پکڑے گئے ہوں تو ان کو قتل کرنا جائز نہیں، اگرچہ وہ قیدی مجاہدین سے وہاں رہ جائیں۔

۱۴) وہ فوجی یا پولیس جو کہ تائب ہو کر مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو جائیں مجاہدین کے لیے ان کا قتل کرنا جائز نہیں۔ اور اگر اسلحہ ساتھ لے آئیں یا کوئی اور قابلِ فخر کارنامہ سر انجام دیں تو مجاہدین ان کو خوب نوازیں۔

۱۵) جو بھی مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے تو مجاہدین اس کو بھوک، پیاس، سردی اور گرمی کے ذریعے سے سزا نہ دیں، اگرچہ وہ موت کا مستحق کیوں نہ ہو، بلکہ جو شرعی فیصلہ اس کے متعلق ہو جائے اس کے مطابق سزا دی جائے، خواہ قتل کرنا ہو یا کوئی اور سزا ہو۔

۱۶) امیر، معاون اور مربوطہ قاضی کے علاوہ کسی کو بھی تعزیر کی اجازت نہیں، جہاں قاضی منتخب نہ ہوئے ہوں تو قتل اور تعزیر کے موضوع میں اختیار وزارتِ دفاع کے سپرد ہے۔

فصلِ سوم
جواسیس کے حوالے سے

۱۷) جس آدمی کے خلاف جاسوسی کا ثبوت مل جائے تو وہ موجودہ حالات میں ساعی بالفساد شمار کیا جائے گا، اگر اسے قاضی کے پاس لیجانا نا ممکن ہو تو والی اسے تعزیر دینے کا اختیار رکھتا ہے، البتہ قتل کرنے کی صلاحیت امیر، معاون ، مربوطہ قاضی کی ہے۔ اور جہاں قاضی کی تقرری نہ ہوئی ہو تو وزارتِ دفاع کی صلاحیت ہے، کوئی اور اس کے قتل کا حکم نہیں دے سکتا۔

۱۸) کسی کا جاسوس ہونا درج ذیل چار طریقوں میں سے کسی ایک سے ثابت کرنا ضروری ہے:

(ا) اپنی مرضی سے، بغیر کسی اکراہ کے، اپنے اوپر جاسوسی کا اقرار واعتراف کرے۔

(۲)اس کے جاسوس ہونے پر دو ایسے بندے گواہی دیں جن کی گواہی پر قاضی کو اطمینان ہو۔
(۳) وہ قرائن جو کہ غالب گمان پیدا کریں، جیسے جاسوسی کے خصوصی آلات جو کہ جاسوسی کے لیے خصوصی طور پر استعمال ہوتے ہیں اور جواسیس ان آلات سے جاسوسی کرنے کے لیے استفادہ کرتے ہیں اور اس طرح دیگر علامات، البتہ قرینے کی حالت کو ہر کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔ تو دار القضاء کے وجود کی صورت میں قاضی اور عدم موجودگی کی صورت میں صاحبِ نظر مدبّر اور متدیّن مسئول قرینے کی قوت وضعف کو دیکھے گا، اگر قرینہ ضعیف ہو تو تعزیر میں تخفیف لائی جائے، اور اگر قرینہ قوی ہو تو قرینہ کی قوت کے انداز پر تعزیر میں سختی کی جائے، اگر قرینہ اتنا قوی ہو کہ پکا یقین پیدا کرے پھر اگر امیر، معاون اور قاضی کے نزدیک اس کے قتل کرنے میں مصلحت ہو تو محکمۂ تمیز کی مشاورت سے قتل بھی کر سکتے ہیں۔
(۴) خبر عدل، عدل اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بہت انصاف والا ہو، تعصب رکھنے والا نہ ہو، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغائر پر مداومت کرنے والا نہ ہو۔

۱۹) زبردستی (یعنی مارنے،ا ڈرانے اور تعذیب دینے سے) اقرار لینا معتبر نہیں اور نہ اس سے جرم ثابت ہوتا ہے، اقرار لینے والے دیندار اور مدبر لوگ ہونے چاہیے، تاکہ اکراہ (زور زبردستی) کے ذریعے اقرار کا راستہ بند ہو جائے، کیونکہ شریعت میں اجبار واکراہ پر اقرار لینا معتمد نہیں، اور نہ ہی اس کا اعتبار ہے۔ مجاہدین گرفتار شدہ شخص سے اقرار لینے میں ایسا وعدہ نہ کریں جس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ اس طرح دیگر لوگوں کے خلاف جاسوسی کی گواہی اور اقرار کافی نہیں، اس صورت میں بھی دفعہ ۱۸ میں ذکر شدہ چار طریقوں پر عمل کرنا ضروری ہے، اور ضروری ہے کہ ان کے تناظر میں اجراءات ہو جائیں۔

۲۰) جو شخص جاسوسی میں متّہم ہو لیکن اس کا جرم شرعی اصول کی روشنی میں ثابت نہ ہو سکتا ہو اور مجاہدین اس سے مطمئن نہ ہوں اور پریشانی اور شکوک وشبہات کے شکار ہوں تو ولسوال

باتجربہ اور اصحاب الرائے لوگوں کے مشورہ سے اس کو ایسی جگہ کی طرف جلا وطن کرے جہاں اس سے خطرے اور نقصان کا اندیشہ نہ ہو، یا اس سے مضبوط ضمانت لے۔ مضبوط ضمانت کا معنی یہ ہے کہ مربوطہ علاقے کے بااعتماد لوگ یا اس کے ہم درد لوگ اس کی ضمانت دیں اور یا غیر منقولہ جائیداد ایسی شکل میں ضمانت میں لے کہ اگر پھر اس سے جاسوسی یا کوئی اور تخریبی عمل سرزد ہو جائے اور علاقے سے بھاگ جائے تو حاضر نہ ہونے کی صورت میں یہی جائیداد اس سے اس طرح ضبط کی جائے کہ وہ اس سے استفادہ نہ کر سکے۔

۲۱) اگر مجرم شرعاً قتل کا مستحق ہو اور اس کے قتل کرنے کا حکم ہو جائے (جاسوس ہو یا کوئی دوسرا مجرم) تو وہ بندوق کے ذریعے قتل کیا جائے اور اس کا ویڈیو اور تصویر بنانا ممنوع ہے۔

۲۲) چونکہ ایک انسان کے فوت ہونے کے ساتھ بہت سارے شرعی احکام متعلق ہیں، اس لئے اگر مجاہدین قتل پر محکوم شخص کو مجبوراً پوشیدہ طور پر قتل کریں تو مجاہدین کو چاہیے کہ اس کے ورثاء کو اس کے قتل کرنے کی تاریخ سے آگاہ کریں۔

فصلِ چہارم

دشمن کے لیے اکمالاتی اور تعمیراتی کام کرنے والوں سے متعلق

۲۳) وہ ذاتی گاڑیاں جو کہ دشمن کے اموال انتقال کرتی ہیں یا ان کی دیگر خدمات میں مصروف ہوں ان کا جلانا جائز ہے، لیکن پیسوں کے بدلے انہیں چھوڑنا اور ان سے استفادہ کرنا ممنوع ہے۔

۲۴) وہ ڈرائیور حضرات جو کہ دشمن کے اموال کو منتقل کرتے ہیں اگر گرفتار ہو جائیں تو انہیں مربوطہ قاضی صاحب کے سامنے پیش کیا جائے، البتہ جہاں قاضی کا تعین نہ ہوا ہو تو ثبوت اور

ان کے قتل کے موضوعات وزارتِ دفاع کے سپرد ہیں۔
۲۵) وہ ٹھیکیدار جو کہ دشمن کے لیے مراکز بناتے ہیں اور یا ان کو تیل یا دوسری چیزیں سپلائی (انتقال) کرتے ہیں، مجاہدین ان کے وسائل کو جلا دیں اور اگر وہ خود گرفتار ہو جائیں تو انہیں مربوطہ قاضی صاحب کے سامنے پیش کیا جائے، البتہ جہاں قاضی کا تعین نہ ہوا ہو تو ان کے ثبوت اور قتل کرنے کے موضوعات وزارتِ دفاع کے سپرد ہیں۔
۲۶) جن ٹھیکیداران کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ وہ مخالفین کی طرف سے جاری کاموں کے لیے مزدور یا دیگر کام کرنے والے آلات مہیا کرتے ہیں اور ان کی سرپرستی کرتے ہیں انہیں گرفتار کرنے کے بعد قضاء میں پیش کیا جائے۔

فصلِ پنجم

غنیمت کے بارے میں

۲۷) اگر غلام ادارے کے اموال مجاہدین جنگ کے ذریعے پکڑ لیں تو مشرتابہ کی طرف سے مجاہدین کو اجازت ہے کہ غنیمت کی شکل میں تقسیم کریں اور اگر جنگ کے بغیر پکڑ لیں تو پھر بیت المال میں داخل کریں۔
۲۸) غنیمت اُس مال کو کہا جاتا ہے جو محارب کفار سے عنوۃً وقھرًا (لڑائی کے ذریعے) حاصل کیا جائے۔ پاکستان میں غنیمت کا حکم یہ ہے کہ پانچواں حصہ والی صاحب کو دیا جائے گا (جسے والی صاحب، مشرتابہ کی ہدایت پر خُمس کے مصارف میں لگائے گا) اور چار حصیں اُن مجاہدین کے ہیں جو کہ جنگ کے علاقے میں حاضر ہوں یا امیر نے اسی جنگ کے لیے کمین، معلومات یا کسی اور مصلحت کے لیے کسی طرف بھیجے ہوں۔ اسی طرح اُن لوگوں کا غنیمت میں حصہ ہے جن

میں درج ذیل شرائط موجود ہوں:

پہلی شرط: جنگ کی جگہ کے اتنے قریب ہوں کہ اگر ان سے مدد مانگی جائے تو مدد کو پہنچ سکتے ہوں ۔

دوسری شرط: جنگ میں شرکت کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور اس کے لیے امادہ ہوں ۔

اگر کوئی شرط موجود نہ ہو تو پھر غنیمت میں شریک نہ ہوں گے۔

اسی طرح جو مجاہد جنگی علاقے میں ہو مگر مرض کی وجہ سے اس نے جنگ میں شرکت نہ کی ہو اُس کا بھی غنیمت میں حصہ ہوگا۔(الهدایه ج: ٤ ص: ٢٢١ باب الغنائم وقسمتها مکتبه بشریٰ)

٢٩) جنگ کا قوماندان جنگ سے پہلے اپنے مجاہدین کے نام اور ان کی شہرت لکھے، تاکہ غنیمت کی تقسیم اور مجاہدین کی اسارت، شہادت اور کوئی دوسری ضرورت کے وقت معلومات موجود ہوں۔

٣٠) اگر کسی گاؤں میں مجاہدین دشمن کے ساتھ جنگ لڑیں اور گاؤں کے لوگ بھی جنگ میں حصہ لیں تو غنیمت میں وہ بھی شریک مانے جاتے ہیں اور اگر جنگ میں حصہ نہ لیں تو غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

٣١) اگر کوئی مجاہد جنگ ختم ہونے سے پہلے شہید ہو جائے تو شرعاً اس کا غنیمت میں حصہ نہیں، البتہ ساتھیوں کو چاہیے کہ احساناً اس کے ورثاء کو حصہ دیں اور اگر جنگ ختم ہونے کے بعد شہید ہو جائے تو پھر غنیمت میں شریک مانا جاتا ہے اور اس کا حصہ ورثاء کو دیا جائے گا۔

٣٢) وہ پیسے جو کہ حکومت کے عمومی خزانے (سرکاری بینک) سے نکالے گئے ہوں اور ابھی تک معتمد کے ہاتھوں میں ہوں اور ابھی تک مزدوروں اور حکومتی اہلکاروں پر تقسیم نہیں کیے گئے ہوں تو اگر جنگ کے ذریعے پکڑے جائیں تو غنیمت کی شکل میں تقسیم کیے جائیں، اور اگر بغیر جنگ کے پکڑے جائیں تو بیت المال کے ہوں گے، البتہ اگر وہ پیسے مزدوروں اور سرکاری نوکروں کو دیئے گئے ہوں پھر وہ مزدور اور سرکاری اہلکار مالک بنتے ہیں۔ امیر، قاضی اور والی

صاحب کر سکتے ہیں کہ اُن کو تعزیر دیں، لیکن یہی رقوم اُن سے نہیں لی جا سکتیں۔

فصلِ ششم

تشکیلات کے بارے میں

۳۳) ولایتی سطح پر والی صاحب، معاون اور اہل افراد پر مشتمل ایک کمیسیون ہوگا، جن میں والی اور معاونِ والی کی تقرری مشرتابہ کی صلاحیت ہے، کمیسیون کے باقی افراد والی اور معاونِ والی باہمی مشاورت سے مقرر کر کے وزارتِ دفاع کی وساطت سے مشرتابہ سے توثیق کرائے، اور ولایتی نظامی کمیسیون ولسوالی کی سطح پر ایک کمیسیون بنائے گا۔

۳۴) ولسوالی کمیسیون کے اکثر اراکین اور ولایتی نظامی کمیسیون کے کم از کم تین اراکین اپنے کام کے علاقے میں حاضر ہوں گے۔ دونوں کمیسیون کے مشران اور اراکین ایسے اشخاص ہوں گے جو کہ اپنے کام کے علاقے میں جا سکتے ہوں۔

۳۵) جن ولسوالیوں میں تحریک طالبان پاکستان کی سرگرمیاں کھل کر علناً ہوں، ان کے لیے ولسوال کا تعین ضروری ہے، ولسوال پھر ما فوق مسئولین کی موافقت سے ایک ایسا بندہ عوامی مسائل کے حل کے لیے بطورِ معاون منتخب کرے جو کہ عسکری کاموں میں زیادہ مصروف نہ ہو، اور ایک حد تک عوامی معاملات سے واقفیت رکھتا ہو، تجربہ کار ہو اور اچھے اخلاق کا مالک ہو اور اس تک لوگوں کی رسائی بآسانی ممکن ہو۔

۳۶) تحریک طالبان پاکستان کا ترجمان اعلامی کمیسیون مقرر کرے گا، وہ پوری تحریک کی نمائندگی کرے گا۔ ولایات، دلگیوں اور اشخاص کی نمائندگی کی بنیاد پر کسی کا حق نہیں کہ وہ میڈیا سے گفتگو کرے۔

۳۷) احتساب کے لیے تحریک طالبان پاکستان کا مستقل ادارہ ھوگا جو کہ امیرِ تحریک اور معاونِ امیرِ تحریک، رھبری شوری، نظامی کمیسیون، وزارتِ دفاع، وزارتِ اقتصاد، وزارتِ استخبارات، وزارت المعارف، وزارت الامور السیاسیہ، وزارات الفلاح، وزارت الاعلام، ولایات، ولسوالیوں، دلگیوں اور ادارہ جات کا احتساب لے گا۔

فصلِ ہفتم

نظم سے متعلق عمومی احکام

۳۸) مجاہدین پر اپنے دلگی مشر اور دلگی مشر پر ولسوال اور ولسوال پر والی صاحب ، اور والی صاحب پر نظامی کمیسیون اور نظامی کمیسیون پر وزارتِ دفاع اور وزارتِ دفاع پر امیر اور معاون کی اطاعت شریعت کے دائرہ میں واجب ہے۔

۳۹) جس کو مسئولیت دی جاتی ہو تو اس میں درج ذیل اوصاف ہونے چاہئیں: تدبیر، تقویٰ، شجاعت، شفقت اور سخاوت۔ تمام اوصاف کے حامل فرد کے نہ ملنے کی صورت میں تدبیر اور شجاعت کا لحاظ لازمی ہے۔

۴۰) نظامی کمیسیون کی ذمہ داری ہے کہ عسکری کاموں کی پیش رفت کے تناظر میں ہر علاقے کے مجاہدین کی قوت اور جغرافیائی مقام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے منصوبے بنائے، دشمن کا دباؤ زیادہ ہو جائے تو قریبی ولایات کے مجاہدین کے لیے دشمن کی قوت کو منتشر کرنے اور خاص جگہ میں دباؤ کو کم کرنے کے لیے پروگرام کی منصوبہ بندی کرکے تطبیق کے لیے بطورِ مشورہ مشرتابہ کے سامنے پیش کرے، اور مشرتابہ کی منظوری کے بعد ولایات کو منصوبہ عملی کرنے کا حکم دے۔

۴۱) نظامی کمیسیون تمام ولایات کے مجاہدین کے حالات سے اپنے آپ کو با خبر رکھے گا، تاکہ

اہل اور اچھی کارکرگی کے مجاہدین کو پہچانے اور مزید بہتر اکمال اور حوصلہ افزائی کے لیے وزراتِ دفاع کی وساطت سے مشرتابہ کے ساتھ متعارف کرائے۔

۴۲) نظامی کمیسیون کے اراکین نظامی قومندان ہیں اس لئے ہر وقت مشکل ہوگا کہ سب کے سب ایک جگہ جمع ہو ں، لہذا جتنے اراکین ضرورت کے وقت جمع ہو سکتے ہیں تو اپنے کام کو دوام دیں، اور پھر جس طرح نظامی کمیسیون کا مسئول ضروری سمجھے آپس میں مناسب ترتیب بنائے، تاکہ کام تعطل اور سست روی کے شکار نہ ہوں۔

۴۳) نظامی کمیسیون، والی صاحبان سے ان کے اجراءات اور سرگرمیوں کے حوالے سے معلومات لے گا، اور مجاہدین کی تشویق، نظامی کاموں کی مزید ترقی واستحکام اور معلومات جمع کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً ولایات کو اپنے وفود بھیجے گا۔

۴۴) والی صاحب ولایات کی سطح پر اور ولسوالی کی سطح پر ولسوال صاحب حالات کو دیکھتے ہوئے مربوطہ مسئولین کے ساتھ کئے ہوئے عملیات اور دیگر کامیابیوں اور نواقص کے حوالے سے مشورے کرتے رہیں، تاکہ مستقبل میں مزید کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے بہترین منصوبہ بندی ہو جائے اور نقصانات سے مجاہدین محفوظ ہوں۔

۴۵) اگر کوئی دلگی مشر کچھ وقت کے لیے کسی اور ولایت اور ولسوالی میں جہاد کرنے کے لیے جانا چاہے تو جا سکتا ہے، لیکن مربوطہ ولایت اور ولسوالی کے مسئول سے اجازت لے گا، اور پسند کی ہوئی ولایت اور ولسوالی کے مسئول اس کے مشر سمجھے جائیں گے، ان کی مکمل اطاعت کرے گا۔

۴۶) اگر ایک دلگی مشر کسی ولایت کا والی منتخب ہو جائے یا کسی او ر مرکزی تشکیل پر متعین ہو جائے اور اس کی دلگی اور ساتھی کسی اور ولایت میں فعال ہوں تو یہ دلگی مشر اُس ولایت کے مسئول کو اپنی دلگی اور مربوطہ مجاہدین کا تعارف کرائیں، تاکہ وہ اس ولایت کے والی صاحب کی

اطاعت کریں، اجراءات میں اس سے ہدایات لیں اور ان کا اکمال بھی ولایت کے دیگر مجاہدین کی طرح اس ولایت کے مسئولین کریں۔ کیونکہ تحریک کی تشکیلات میں ایک فرد کے لئے ایک سے زائد دلگی اور اس طرح عمومی محاذ بند ہیں اور ایسے محاذات تحریک کی تشکیلات کا حصہ نہیں بن سکتے۔

فصلِ ہشتم

مجاہدین کے باہمی موضوعات

۴۷) اگر عوام اور مجاہدین اور یا مجاہدین کے آپس میں ایسے موضوعات آجائیں جن کو حل کرنا ولایاتی کمیسیون یا ولسوالی کمیسیون کا کام ہو تو ولایتی کمیسیون والی صاحب کا اور ولسوالی کمیسیون ولسوال صاحب اور یا ولسوال صاحب کے معاون کی موافقت لے گا۔ جانبین کے بیانات غور سے سنے گا اور اگر ولایتی کمیسیون موضوع کو حل نہیں کر سکتا ہو پھر نظامی کمیسیون کو رجوع کرے گا، نظامی کمیسیون صلح کا راستہ اختیار کرے گا اور اگر نظامی کمیسیون بھی موضوع کو حل نہ کر سکے تو پھر موضوع وزارتِ دفاع مشرتابہ کو پیش کرے گا، مشرتابہ اس کو مربوطہ اداروں یا علماء کرام کے توسط سے حل کرے گا، جو بھی کمیسیون فیصلہ کرے گا تو طرفین کے حضور میں سنائے گا۔

۴۸) ولایاتی نظامی کمیسیون اور ولسوالیوں کی کمیسیون اپنے دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی نگرانی کریں گے کہ مجاہدین کی صفوں میں بُرے لوگ داخل نہ ہوں اور جب اس طرح لوگوں کو دیکھیں تو والی صاحب کو نشاندہی کریں۔ اس طرح مجاہدین کے آپس اور مجاہدین اور عوام کے درمیان اختلافات کو حل کرنے کی کوشش کریں گے اور تحریک طالبان پاکستان کے عام

فرامین اور لوائح کی تطبیق کی بھی نگرانی کریں گے، خلاف ورزی کرنے والوں کو متوجہ کرنے کی کوشش کریں گے اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں والی صاحب کو نشاندہی کریں گے۔

۴۹) اگر زونی نظامی کمیسیون، ولایتی نظامی کمیسیون اور ولسوالی کمیسیون کے کسی رکن کے ساتھ عوام الناس یا مجاہدین میں سے کسی کا ایسا دعویٰ آجائے جس کا حل کرنا اس کمیسیون کی طرف راجع ہو جائے جس میں موصوف رکن ہو تو اس مشخص موضوع کے فیصلے کے حوالے سے دائر مجلس میں وہ رکن نہیں بیٹھے گا۔

۵۰) ولایتی نظامی کمیسیون مکلف ہے کہ کمیسیون کے اراکین میں ایسی ترتیب بنائے کہ ہر مہینہ مربوطہ ولایت کے جہادی مراکز میں مجاہدین کو اطاعت، اخلاق اور تقویٰ کی ہدایات دیں اور ان کے کردار کی نگرانی کریں۔

۵۱) اگر مجاہدین کی صف میں کوئی کسی جرم کا مرتکب ہو جائے اور یا مکرر طور پر لائحہ کی خلاف ورزی کرے اور متعلقہ دلگی مشر یا ولسوال چاہے کہ اُسے اس جرم کی وجہ سے صف سے خارج کرے تو یہی مشران مذکورہ موضوع کو ولایتی نظامی کمیسیون میں پیش کریں گے، ولایتی نظامی کمیسیون موضوع کی خوب تحقیق وتفتیش کرے گا، اگر جرم یقینی طور قابلِ اخراج ہو تو ولایتی نظامی کمیسیون والی صاحب کے توافق سے فیصلہ کرے گا، اس کے بعد پھر کوئی بھی اس اخراج کیے ہوئے شخص کو نہ مسلح کر سکتا ہے، اور نہ اس کا اکمال کر سکتا ہے، اگر توبہ تائب ہوا تو پھر ولایتی کمیسیون اور والی کی موافقت سے دوبارہ فعال کیا جا سکتا ہے۔ اگر جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی دلگی مشر، ولسوال یا ولسوال کا معاون یا کوئی اور مسئول ہو پھر اس کا موضوع والی اور ولایتی کمیسیون کی وساطت سے نظامی کمیسیون کو پیش کیا جائے گا، نظامی کمیسیون کی صلاحیت ہے کہ اس کی اصلاح کی کوشش کرے، اس کو بلائے، اس کو نصیحت کرے، تنبیہ کرے، اگر اس طرح اس کی اصلاح نہ ہو جائے تو غیر مسلح کرنے کے لیے اور یا

جہادی صف سے نکالنے کے لیے نظامی کمیسیون مذکورہ مجرم کی نشاندہی وزارتِ دفاع کی وساطت سے مشرتابہ کو کرے گا۔ اگر وہ شخص توبہ تائب ہو جائے اور مشرتابہ چاہے کہ دوبارہ کام پر لگائے تو لگا سکتا ہے۔

فصلِ نہم

تعلیم وتربیت

۵۲) تعلیم وتربیت کے متعلق تحریک کی تشکیلات میں شعبۂ تعلیم کے پروگرامات اور اصول کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ ولایات اور ولسوالیوں کے مسئولین تعلیمی کاموں کی ترقی کے حوالے سے مذکورہ شعبے کے طرز عمل کے مطابق عمل کریں گے۔

فصلِ دہم

این جی اوز اور کمپنیوں کے کنڑول کے حوالے سے

۵۳) ولایتی اقتصادی مسئولین این جی اوز اور کمپنیوں کے اجراءات میں اقتصادی لائحہ کی ہدایات کے مطابق اجراءات کریں گے۔

فصلِ یازدہم

فلاح وبہبود کے حوالے سے

۵۴) فلاحی امور کے نظم وضبط کے لیے تحریک طالبان پاکستان کا خصوصی لائحہ ہے، فلاحی امور میں اس لائحے کی طرف رجوع کیا جائے۔

فصلِ دوازدہم

عوامی موضوعات

۵۵) عوام اگر حقوقی یا دیگر خصومات میں قضیہ کے حل کے لیے مجاہدین سے درخواست کریں تو کسی دلگی مشر کا حق نہیں کہ عام لوگوں کے موضوعات میں مداخلت کرے، البتہ والی صاحب یا ولسوال یا ان کے معاون کر سکتے ہیں کہ عارض کی درخواست پر غور کریں اور مربوطہ مراجع کے ذریعے اولاً ثالثین کے توسط سے صلح اور مشروع جرگہ کے ذریعے ایسے انداز پر موضوع کو حل وفصل کروائیں جو کہ شریعت مقدسہ کے ساتھ متصادم نہ ہو اور اگر صلح یا مصلحین کا جرگہ نہ ہو تو پھر عدالت کے وجود کی صورت میں عدالت کو موضوع راجع کروائیں اور اگر عدالت موجود نہ ہو تو پھر اس صورت میں جید علماء کرام کی رائے کے موافق اجراءات کریں۔

۵۶) تحریک طالبان پاکستان کے کنٹرول کے وقت جو موضوعات اور دعویں فیصلہ ہو چکے ہوں فی الحال اُن موضوعات کو دوبارہ اُٹھانا اور تحقیق کرنا بند ہے اگر چہ ایک فریق قانع نہ ہو، کیونکہ موجودہ حالات کی بنسبت اُس وقت زیادہ عدل کے امکانات برابر تھے۔

۵۷) عام لوگوں کے دعوؤں میں مجاہدین کے مسئولین اور افراد مداخلت نہ کریں اور نہ کسی کی

طرف داری کریں اور نہ عدالتوں میں اور نہ قاضیوں کے پاس تائید کے لیے بطورِ واسطہ جائیں۔

۵۸) ولایات، ولسوالیوں، دلگی مسئولین اور دیگر تمام مجاہدین اپنی پوری طاقت کے ساتھ عام لوگوں کے جانی ومالی نقصانات کے حوالے سے مکمل احتیاط کریں، بے احتیاطی کی صورت میں ہر ایک اپنی حیثیت اور مقام کے مطابق ذمہ دار ہے اور اسے کئے ہوئے جرم کے مطابق سزا دی جائے گی۔

۵۹) اگر کوئی مسئول یا غیر مسئول تحریک یا مجاہدین کے نام سے استفادہ کرتے ہوئے عام لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہو تو ما فوق مسئول اس بات پر مکلف ہے کہ اس فرد یا مسئول کی اصلاح کرے، عدم اصلاح کی صورت میں موضوع ولایتی نظامی کمیسیون میں جائے گا، عدم اصلاح کی صورت میں زونی نظامی کمیسیون میں موضوع جائے گا۔ اگر زونی نظامی کمیسیون میں اصلاح نہ ہو تو وزارتِ دفاع کی وساطت سے مشرتابہ کو اس آدمی کا تعارف کرایا جائے گا، مشرتابہ اپنی صوابدید پر سزا دے گا اور اگر ضروری سمجھے تو مجاہدین کی صف سے موصوف کا اخراج بھی کر سکتا ہے۔

فصلِ سیزدہم

ممنوعات کے حوالے سے

۶۰) مجاہدین کے لیے سگریٹ اور تمام نشہ آور چیزوں کا استعمال ممنوع ہے۔

۶۱) بے ریش (یعنی جن کی کم عمری کی وجہ سے ڈاڑھی نہیں آئی ہو) کی رہائش مجاہدین کی رہائش گاہوں اور نظامی مراکز میں ممنوع ہے، اُن کے لئے الگ رہائش کا انتظام کیا جائے۔

۶۲) شریعت کی روشنی میں انسان کا مُثلہ سخت ممنوع ہے، مجاہدین ایسےاعمال کی سختی سے سد باب کریں۔

۶۳) تحرک طالبان پاکستان کے مجاہدین کسی سے جبراً عُشر، زکٰوۃ اور چندہ نہیں لیں گے، اور اگر عُشر وزکٰوۃ میں سے کچھ ہاتھ آجائے تو اُسے شرعی مصارف میں صرف کریں گے۔

۶۴) مجاہدین لوگوں کے گھروں کی تالاشی نہیں لیں گے اور اگر تالاشی کی سخت ضرورت پیش آئے تو پھر ولسوال سے اجازت لیں گے، اور تالاشی کے وقت اُسی گاؤں کا امامِ مسجد اور گاؤں کے دو مشران ساتھ لیں گے۔

فصلِ چہاردہم

نصائح

۶۵) ہر دلگی مشر کو چاہیے کہ اپنے مجاہدین کی جہادی تربیت اور دینی واخلاقی تعلیم کے لیے اوقات متعین کرے، جنگ اور اضطراری حالت کے بغیر تعلیم نہ چھوڑے۔

۶۶) اگر خطرہ نہ ہو تو مجاہدین مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں گے اور اگر مسجد جانا مشکل ہو تو اپنی رہائش گاہوں میں باجماعت نماز ادا کریں گے۔ تلاوت اور ذکر واذکار کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔

۶۷) مجاہدین اپنی فکری استعداد کو نظامی جانب کی طرف متوجہ کریں، علاقائی مسائل اور عوامی معاملات سے اپنے آپ کو بچائیں، کیونکہ یہ کام ایک تو مصروفیت ہے اور دوسرا یہ کہ مجاہدین کے آپس میں اور مجاہدین اور عوام میں بدنیتی کا سبب بنتا ہے، البتہ اگر اہم موضوع ہو تو دفعہ ۵۵ پر عمل کریں۔

۶۸) تحریک کے تمام مجاہدین باجازتِ والی کوشش کریں کہ جانبِ مخالف کے تمام فریب خوردہ لوگوں کو تسلیم ہونے کا شوق دلائیں۔ اس سے ایک تو دشمن کی صف ضعیف ہو گی اور دوسرا یہ

کہ مقامی لوگوں کی طرف سے جو رُکاوٹیں ہیں وہ دور ہو جائیں گی، اور بعض موارد میں مجاہدین کو اسلحے اور مہمات ہاتھ آئیں گے۔

۶۹) مجاہدین مکلف ہیں کہ عام لوگوں کے ساتھ اسلامی اخلاق اور اچھا رویہ رکھیں، عامة الناس کے قلوب کو اپنی طرف مائل کرائیں اور تحریک طالبان پاکستان کی ایسی نمائندگی کریں کہ تمام اہل وطن ان کو خوش آمدید کہیں اور تعاون وہمدردی کا ہاتھ دیں۔

۷۰) مجاہدین تمام قسم کے تعصبات سے اپنے آپ کو مکمل طور پر باز رکھیں۔ خواہ وہ تعصبات قومی ہوں، لسانی ہوں، یا علاقائی ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: «مَن قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبِيَّةِ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ»۔ (رواه البيهقي)

ترجمہ: جو شخص کسی اندھا دھند جھنڈے تلے ہو کر لڑتا ہو (یعنی جس جنگ کا کوئی شرعی مقصد معلوم نہ ہو) اور جو شخص قومی تعصب کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو اور یا تعصب کی طرف لوگوں کو بلاتا ہو اور یا قومی تعصب کی وجہ سے کسی کی مدد کرتا ہو اور (اس دوران وہ) قتل کیا گیا، تو گویا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۷۱) مافوق مسئول ما تحت مسئول کے ساتھ وقتاً فوقتاً جہادی اجناس اور مالی مصارف کے حوالے سے محاسبہ کرے۔

۷۲) مجاہدین شریعت کی روشنی میں اپنا ظاہری حلیہ (جیسے سر کے بال، کپڑے، بوٹ) علاقے کے عام لوگوں کے مطابق بنائیں، تاکہ ایک جانب مجاہدین اور مقامی لوگوں کو امنیتی حوالے سے فائدہ دلائیں اور دوسرے مجاہدین آسانی کے ساتھ ہر طرف آ،جا سکیں۔

فصلِ پانزدہم
اہداف کے بارے میں

۷۳) تحریکِ طالبان پاکستان کے عسکری اہداف میں وہ تمام اسلام دشمن، قوم دشمن ادارے شامل ہیں جو موجودہ جنگ میں مسلمانوں، مجاہدین اور قبائل کے خلاف کلیدی کردار ادا کررہے ہیں، جیسے تمام سیکیورٹی ادارے (فوج، پولیس، استخبارات، ملیشیا، خاصہ دار، لیویز، ائرفورس اور نیوی افواج وغیرہ) اسی طرح مقنّنہ، ملک کے حاکم اور مقتدر ادارے اور عدلیہ کے ججز اور سرکاری وکلاء تحریک کے اہداف میں شامل ہیں۔

۷۴) تحریک کے اہداف میں مذہبی جماعتیں اور اُن کے کارکنان وقیادت شامل نہیں۔

۷۵) جو لشکر کھلم کھلا فوج کے ساتھ مل کر مجاہدین کے خلاف لڑتے ہیں وہ تحریک کے اہداف میں شامل ہیں۔

۷۶) سرکاری اقتصادی اور عسکری اقتصادی ادارے بحیثیت ادارہ (نہ کہ افراد) تحریک کے ا ہداف میں شامل ہیں۔

۷۷) وہ ادارے جو ملک میں احکامِ اسلام کا استہزاء واستخفاف کے ساتھ ساتھ فحاشی پھیلاتے ہوں وہ بھی تحریک کے اہداف میں شامل ہیں۔

۷۸) وہ باطل فرقے جن پر علماء کی طرف سے کفر کا فتویٰ لگ چکا ہو، اُن میں سے کسی شخص یا گروہ کو صرف اِس اساس پر ہدف نہیں کیا جائے گا کہ کسی باطل فرقے کے ساتھ اس کا تعلق ہے، البتہ اگر اُن فرقوں سے منسوب بعض افراد موجودہ جنگ میں حکومت کا ساتھ دیں یا فوج اور حکومت میں ہوں یا مجاہدین کے خلاف لڑیں یا شعائرِ اسلام کی توہین کریں، یا قرآن، انبیاء کرام اور صحابہ کی شان میں گستاخی یا توہین کا ارتکاب کریں تو وہ افراد اس صورت میں انتقاماً

ہدف کئے جائیں گے۔

۷۹) تعلیم وصحت کے ادارے تحریک کے اہداف میں شامل نہیں ہیں۔

۸۰) یہ تمام کارروائیاں نظامی کمیسیون کے منصوبے کے مطابق کی جائیں گی۔

فصلِ شازدہم

دلگی اصول

۸۱) کسی بھی جہادی مجموعے کو دلگی کہا جاتا ہے جو کسی علاقے تک محدود ہو کر نظم کے تحت لوائح کے مطابق صرف عسکری فعالیت کرتا ہو اور عوام الناس میں رہتا ہو۔

۸۲) ہر دلگی کا ایک مسئول ہوگا، جسے "دلگی مشر" کہا جاتا ہے۔

۸۳) دلگی کے مجاہدین اپنے مسئول (دلگی مشر) کے مأمور ہوتے ہیں۔

۸۴) دلگی مشر کو جب تک کوئی اور ادارتی یا عسکری ذمہ داری نہ دی گئی ہو وہ صرف اپنی دلگی کی قیادت کرتے ہوئے تحریکی لوائح کے مطابق اپنے ولسوال کی قیادت میں عسکری فعالیت کرے گا۔

۸۵) دلگی مشر اور اس کے مأمورین کی حیثیت ایک فوجی کے سی ہے۔

۸۶) انتظامی امور اور ادارتی نظام میں مداخلت کی انہیں اجازت نہیں ہوتی، الّا یہ کہ کوئی انتظامی یا ادارتی ذمہ داری انہیں سونپ دی جائے۔

۸۷) ہر دلگی کو ایک مشخص ولسوالی میں رسمیت دی جائے گی۔ دلگی مشر جس ولسوالی سے تعلق رکھتا ہو اسی ولسوالی میں دلگی کو رسمیت دی جائے گی، البتہ اگر کسی اور ولسوالی میں دلگی کے مجاہدین کی تعداد زیادہ ہو اور وہ چاہیں کہ اُس میں ان کی دلگی کو رسمیت دی جائے تب بھی

ٹھیک ہے۔

۸۸) جس ولسوالی میں دلگی کو رسمیت دی جائے اگر اس دلگی کے مجاہدین چاہیں کہ اسی ولایت (ڈویژن) کی دوسری ولسوالی میں عسکری کارروائی کریں تو اُنہیں چاہیے کہ متعلقہ ولسوالی کے ولسوال سے اجازت لیں۔

۸۹) اگر مستقل انتقال چاہیں (انتقال ولسوالی سے ہو یا ولایت سے) تو مشرتابہ کو درخواست دیں گے، کیونکہ یہ صلاحیت مشرتابہ کی ہے ۔

۹۰) مشرتابہ کسی دلگی کو منتقل کرنے کا اختیار رکھتا ہے، چاہے انتقال ولسوالی سے ہو یا ولایت سے ہو، اس انتقال کی فقط اطلاع ولایتی نظامی کمیسیون کو دی جائے گی۔

۹۱) کسی کو ایک سے زیادہ دلگی کی رسمیت نہیں دی جائے گی۔

۹۲) دلگی کو رسمیت دینا اور دلگی کی رسمیت کو ختم کرنا مشرتابہ کی صلاحیت ہے۔ اسی طرح مشرتابہ کسی دلگی کو موقوف بھی کر سکتا ہے، البتہ ولایتی نظامی کمیسیون کسی دلگی کو موقوف کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے، لیکن وہ فیصلہ اُس وقت قابلِ عمل ہوگا جب مشرتابہ اُس کی توثیق کرے۔

۹۳) دلگی کو رسمیت دینے کے لیے شرائط:

الف: مندرجہ ذیل علاقوں میں دلگیوں کی رسمیت کے لئے افراد کی تعداد فی الحال کم از کم پچیس ہے:

۱- ملاکنڈ ڈویژن، ۲- محسود، ۳- باجوڑ، ۴- مہمند، ۵- درہ آدم خیل۔

مندرجہ بالا علاقوں کے علاوہ باقی اضلاع میں کم از کم تعداد بارہ ہے اور شہروں میں افراد کی تعداد کم از کم پانچ ہے۔

ب: جس کو رسمیت دی جاتی ہو وہ تحریکی لوائح کا پاسدار اور تحریک اور مرکز کو وفادار ہو۔

ج: مذکورہ شرائط کے ہوتے ہوئے مشرتابہ کا مطمئن ہونا اہم شرط ہے۔

۹۴) اگر کوئی اپنی دلگی سے الگ ہونا چاہے اور مستقل دلگی کا مطالبہ کرے تو مذکورہ شرائط کے ساتھ ساتھ والی صاحب اُس کا تزکیہ کرے گا، اس کے بعد زونی نظامی کمیسیون اُس کا تزکیہ کرے گا، اس کے بعد وزارتِ دفاع کے توسط سے مشرتابہ کو بھیجا جائے گا، پھر مشرتابہ کی صلاحیت ہے کہ اسے دلگی دے یا نہ دے۔

۹۵) تحریک کے مرکزی اداروں اور خدمات کے لیے کسی دلگی کے کسی با صلاحیت فرد کی ضرورت ہو تو مشرتابہ لے سکتا ہے۔

۹۶) کسی دلگی کا کوئی مجاہد کسی جرم کا مرتکب قرار پائے تو مرکزی ادارے براہ راست اس کا مؤاخذہ کر سکتے ہیں۔

۹۷) اگر کوئی دلگی مشر کسی جرم کا مرتکب ہو جائے تو اس کا مؤاخذہ نظامی کمیسیون اور مشرتابہ کی صلاحیت ہے۔

۹۸) کسی دلگی کے ساتھ دوسرے علاقوں کے افراد انفرادی لحاظ سے جہاد کرنا چاہیں تو اس کی اجازت ہے۔

۹۹) اگر خدا نخواستہ کوئی دلگی مجموعی لحاظ سے جرائم پیشہ بن جائے تو اُس کی رسمیت ختم کرنا ضروری ہے۔

۱۰۰) رسمیت ختم ہونے کے بعد بھی اگر کوئی دلگی فعالیت کرے تو متعلقہ زونی نظامی کمیسیون اُس کے خلاف کارروائی کا مجاز ہوگا، البتہ کارروائی کے لئے وزارتِ دفاع کی وساطت سے مشرتابہ سے ہدایات لے گا۔

۱۰۱) کسی دلگی سے مربوط مجاہدین جب کسی دوسرے علاقے سے تعلق رکھتے ہوں تو وہ وہاں عسکری فعالیت اُس وقت کر سکتے ہیں جب وہ وہاں کسی دلگی سے مربوط ہوں۔

۱۰۲) اگر کسی دلگی مشر کی مرکزی تشکیل ہو جائے تو یہ دلگی مشر اپنے مأمورین کے لئے کوئی

سرپرست مقرر کرے گا۔

۱۰۳) تحریک سے وابستہ مجاہدین کو شرعی چندہ کرنے کی اجازت ہے، البتہ چندہ ہر کوئی اپنی دلگی کے نام سے کرے گا، مطلق تحریک کے نام سے کسی دلگی کو چندہ کرنے کی اجازت نہیں۔

۱۰۴) کسی دلگی کو غیر شرعی طریقے سے کسی سے رقم وصول کرنے کی اجازت نہیں۔

۱۰۵) اگر کوئی دلگی اپنا اقتصاد بحال کرنا چاہے تو اُسے اقتصادی لائحے کی پابندی ضروری ہے۔

۱۰۶) کسی دوسری دلگی کے مجاہدین کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے دعوت دینے اور انہیں خرچہ دینے پر پابندی ہے۔

۱۰۷) اگر کوئی مجاہد کسی دوسرے دلگی میں جانا چاہے تو دلگی کے ساز وسامان اپنے سابقہ دلگی مشر کو جمع کرے گا۔

۱۰۸) رھبری شوریٰ کی ھدایات پر احتسابی ادارہ تحریک کے تمام اداروں، ولایات، ولسوالیوں اور دلگیوں سے احتساب لے گا، اور اس احتسابی رپورت کو رہبری شوریٰ میں کو پیش کرے گا ، اور رہبری شوریٰ اس رپورٹ کے تناظر میں اُن کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔

۱۰۹) مقامی سطح پر اپنے مفادات کی خاطر دشمن سے خفیہ معاہدہ یا دشمن اپنے تحفظ کی خاطر مال کی لالچ دینا چاہے، دونوں پر پابندی ہے۔البتہ مقامی اور ملکی سطح پر اس کے لیے مرکزی پالیسی کے مطابق اقدامات کی اجازت ہے۔

۱۱۰) ولسوال مقامی سطح پر عسکری فعالیت کے لئے ماہر دلگی مشران اور ماہر سرگروپس سے مشورہ کرکے پلان بنا سکتا ہے۔

۱۱۱) بڑی بڑی کارروائیوں کی صورت میں ولایتی کمیسیون سے اور اس کی وساطت سے نظامی کمیسیون سے، اور اس کی وساطت سے وزارتِ دفاع سے اور اس کے توسط سے مشرتابہ سے تعاون کی درخواست کی جا سکتی ہے۔

۱۱۲) گروپ کی اچھی کارکردگی کی صورت میں نظامی کمیسیون کی سفارش پر مشرتابہ اُسے انعام دے سکتا ہے۔

۱۱۳) اگر کوئی دلگی مشر شہید ہو جائے تو اس دلگی کے ساتھی اپنے لئے نیا دلگی مشر مقرر کریں، اور رسمیت کے لئے مشرتابہ کے پاس بھیجیں۔

۱۱۴) اگر قیادت کسی دلگی مشر کو مرکزی تحریکی تشکیلات میں استعمال کرنا ضروری سمجھے تو وہ مکلف ہے کہ اپنی دلگی کی قیادت کے ساتھ ساتھ مرکزی تشکیل میں مکمل اطاعت کرے۔

۱۱۵) اگر قیادت کسی پوری دلگی کو کسی مخصوص فعالیت کے لئے کسی علاقے میں بھیجنا ضروری سمجھے تو دلگی مشر مکلف ہے کہ اپنی دلگی کے مجاہدین کو اس علاقے میں اس مشخص فعالیت کے لئے بھیج دے۔

۱۱۶) سہم مسئولِ دلگی کو دیا جائے گا۔

۱۱۷) جس شخص کو مسئولِ دلگی اپنی دلگی سے جرم کی بنیاد پر نکال دے تو اسے دوسری دلگی نہیں لے سکتی، البتہ اگر وہ شخص اور سابقہ دلگی مشر آپس میں مصالحت کر لیں تو صحیح ہے۔

۱۱۸) جس شخص کو تحریکی ادارہ مجرم قرار دے تو اسے کوئی نہیں لے سکتا، جب تک مذکورہ ادارے کی طرف سے اس کا تزکیہ نہ ہوا ہو۔

۱۱۹) جو مجرم اپنا تزکیہ چاہے تو زونی نظامی کمیسیون کو درخواست دے گا، زونی نظامی کمیسیون کا تزکیہ معتبر سمجھا جائے گا۔

۱۲۰) فی الحال ہر مجاہد اپنے علاقے کی دلگیوں میں آزاد ہوگا،باہر کسی دلگی میں جانے پر پابندی ہوگی۔

۱۲۱) کوئی بھی دلگی اپنے خرچ پر عسکری تربیت دینا چاہے تو متعلقہ ولایت کے معسکر الفاروق کے تحت دیں گے۔

فصلِ ہفدہم

لائحہ سے متعلق

۱۲۲) زونی نظامی کمیسیون، ولایتی کمیسیون اور ولسوالی کمیسیون مکلف ہیں کہ تحریک کا عمومی لائحہ اور تحریک کے دیگر احکام وفرامین مجاہدین تک پہنچائیں اور ان کی تطبیق کے لئے عملی اقدامات اٹھائیں۔

۱۲۳) اس لائحہ میں ذکر کردہ دفعات کی تغیر وتبدیل کا اختیار تحریک کے مشرتابہ اور رہبری شوریٰ کو حاصل ہے، وقت کی ضرورت کے ساتھ ساتھ ان دفعات میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

۱۲۴) اس لائحہ کی دفعات کی خلاف ورزی جرم ہے۔